ظہور قدسی صلی اللہ علیہ وسلم

عبرت صدیقی

قمر نے نور پاشی کی گلستان نبوت میں
ستارے مشعلیں لے کر بڑھے شوق زیارت میں
بڑھا کر ہاتھ فطرت نے فلک کی کھولدیں راہیں
چلا خورشید شوق دید میں ملتا ہوا آنکھیں
کیا روشن زمانے کو طلوع صبح فطرت نے
فضا کو کر دیا پر نور خورشید رسالت نے
کتاب حق کے درس اولیں و آخریں آئے
بنائے آفرینش رحمت للعالمین آئے
عجب وقت ظہور جلوہ محبوب داور تھا
ہر اک گوشہ فضائے زندگی کا خلد منظر تھا
فضائیں جگمگا اٹھیں منور ہوگئی دنیا
بہار جلوہ احمد سے خلد نور تھی دنیا
نظر کے سامنے ہر سمت شمع طور روشن تھی
عرب کی سر زمیں گویا تجلی زار ایمن تھی
صدائیں آرہی تھیں نعرۂ تکبیر کی پیہم
فضا میں اڑ رہا تھا ہر طرف توحید کا پرچم
انیس نوع انسانی جہاں کے رہنما آئے
پیام امن و راحت لے کے محبوب خدا آئے
سلام اعزاز انسانی کے با عظمت پیامی پر
سلام اللہ کے محبوب کی ذات گرامی پر
شہنشاہوں میں یکتا ہیں یہی اک تاج والے ہیں
نبوت ختم ہے ان پر یہی معراج والے ہیں